Fikr-o-Nasar (Islamabad) 38:2 (2000)

فکر و نظر ---- اسلام آباد　　جلد: ۳۸　شمارہ: ۲

تفسیر الثعالبی

ایک کثیر المصادر جامع تفسیر

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری ☆

تفسیر الثعالبی کا اصل نام "الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن" ہے۔ مفسر ثعالبیؒ (م ۸۷۵ھ) نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ "میں نے اس کتاب میں تفسیر ابن عطیہ (م ۵۴۱ھ) کے اختصار کے ساتھ تقریباً ایک سو کتب سے یہ موتی جمع کیے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کتاب ایک جلیل القدر محقق عالم کی تحریر کردہ ہے"۔[۱] تفسیر کے اختتام پر لکھا ہے کہ "اس تفسیر سے کامل فہم قرآن مختصر مدت میں حاصل ہو جاتا ہے"۔[۲] نیز یہ کہ اس تفسیر میں النزعة الصوفیة کے مظاہر بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں جیسے کہ حضرات مالکیہ کی کتب فقہیہ تک میں یہ عنصر پایا جاتا ہے، کہ اس سے علم و عمل کی توفیق اور اس پر دوام نصیب ہوتا ہے۔ رسالۃ القیروانی (م ۳۸۶ھ) اور اس کی شرح تنویر المقالة فی حل الفاظ الرسالة، القوانین الفقهیة لابن جزری، فتح الرحیم اور حال ہی میں لکھی گئی تبیین المسالک: عبدالعزیز حمد اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

مؤلف کا تعارف

نام: عبدالرحمٰن بن محمد بن مخلوف الثعالبی، الجزائری، المالکی (ابو زید) مشہور مفسر، فقیہ، صوفی اور متکلم تھے۔ آپ ۷۸۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی تصانیف میں الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن، الذهب الابریز فی غرائب القرآن العزیز، جامع المهمات فی احکام العبادات فی فروع الفقه المالکی، العلوم الفاخرة فی

☆ سابق ڈائریکٹر مذہبی امور (پنجاب) لاہور۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　http://iri.iiu.edu.pk/

النظر فی علوم الآخرة، قطب العارفین و مقامات الابرار والاصفیاء والصدیقین (تصوف) اور نفائس المرجان فی قصص القرآن وغیرہ مشہور ہیں۔[۳]

مصادر تفسیر الثعالبی

ابن عطیہ کی تفسیر " المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز" تفسیر ثعالبی کی اساس و بنیاد ہے۔ جسے اختصار کر کے ثعالبی نے اس پر کتب متقدمین سے اضافے کیے ہیں۔ اختصار تفسیر ابن جریر طبری (م۳۱۰ھ) اور اعرابی مباحث میں مختصر ابی حیان (م۷۴۵ھ) سے استفادہ کیا ہے۔[۴] مقدمہ میں جن بعض کتب کے نام گنوائے ہیں وہ یہ ہیں[۵]:

-- صحیح البخاری
-- صحیح مسلم
-- سنن ابی داؤد
-- سنن الترمذی
-- الأذکار من کلام سیّد الابرار: النووی (م۶۷۷ھ)[۶]
-- سلاح المؤمن فی الدعاء والذکر: ابن الامام (م۷۴۵ھ)[۷]
-- التذکرة فی احوال الموتیٰ و امور الآخرة: القرطبی (م۶۷۱ھ)[۸]
-- کتاب العاقبة : ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن صاحب الاحکام الصغری والوسطی (م۵۸۲ھ)[۹]
-- مصابیح السنة : البغوی (م۵۱۶ھ)[۱۰]

مقدمہ میں مذکور مندرجہ بالا کتب کے علاوہ جن کتب کا استقراء ہوا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

-- مفاتیح الغیب للامام الرازی[۱۱]
-- احکام القرآن للقاضی ابی بکر بن العربی[۱۲]

-- الموطا للامام مالك[۱۳]

-- الرقائق لابن المبارک[۱۴]

-- بہجة المجالس و انس المجالس لابی عمر بن عبدالبر[۱۵]

-- مختصر المدونة لابی محمد بن ابی زید القیروانی[۱۶]

-- البیان والتحصیل لابن رشد الجد المجتہد[۱۷]

-- الشفا بتعریف حقوق المصطفی للقاضی عیاض[۱۸]

-- معجزات النبیﷺ و آیات نبوة لابن القطان[۱۹]

-- المنتخب لابن الجوزی[۲۰]

-- احیاء علوم الدین لابی حامد الغزالی[۲۱]

-- قوت القلوب لابی طالب مکی[۲۲]

-- شرح اربعین النووی لابن الفاکہانی[۲۳]

-- الاکتفاء فی أخبار الخلفاء لعبد الملک بن محمد بن ابی القاسم[۲۴]

-- الحکم العطائیة لابن عطاء الله الاسکندری[۲۵]

-- التمہید لما فی الموطا من المعانی والأسانید لابن عبدالبر[۲۶]

-- ترتیب المدارک و تقریب المسالک للقاضی عیاض[۲۷]

-- تاریخ بغداد لابی بکر بن الخطیب البغدادی[۲۸]

ان کے علاوہ دیگر کتب جو ان کی تفسیر میں مختلف مقامات پر مذکور ہیں۔

منہاج تفسیر ثعالبی

جلال الدین سیوطیؒ نے مفسر کے لیے پندرہ علوم کا جامع ہونا شرط قرار دیا ہے :

۱۔لغة، ۲۔نحو، ۳۔صرف، ۴۔اشتقاق، ۵۔معانی، ۶۔بیان، ۷۔بدیع، ۸۔علم القراء ت،

۹۔اصول الدین، ۱۰۔اصول فقہ، ۱۱۔اسباب نزول، ۱۲۔ناسخ و منسوخ، ۱۳۔فقہ، ۱۴۔احادیث، ۱۵۔علم الموھبۃ (عمل کے نتیجے میں اللہ کا عطا کردہ خاص علم)(۲۹)

الغرض امام ثعالبی مذکورہ جملہ شروط کے جامع تھے۔ انھوں نے تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث والأثار کا اپنی تفسیر میں التزام کیا ہے۔ لغۃ، شرح غریب، کلمات کی تصریف، اعرابی مسائل، مسائل اصول دین، اصول فقہ، فروع فقہ، اسباب نزول، ذکر اسرائیلیات اور قراء ات متواترہ کا ذکر کیا ہے۔ ذیل میں ہم ان کے انداز تفسیر کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں :

اوّل : تفسیر الکتاب بالکتاب (فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه) (البقرۃ:۳۷) کی تفسیر آیت (ربنا ظلمنا انفسنا---) (الأعراف:۲۳) سے کی ہے۔(۳۰)

تفسیر بالحدیث کی مثالیں کتاب میں جگہ جگہ پائی جاتی ہیں۔ مثلاً : (واعدوا لهم ما استطعتم من قوة---) (الانفال:۶۰) کی تفسیر صحیح مسلم کی اس روایت سے کی ہے : (ألا ان القوة الرمی، ألا ان القوة الرمی، ألا ان القوة الرمی)۔(۳۱)

آثار صحابہ سے تفسیر کی مثال : (اذاجاء نصرالله والفتح---) کہ اس کی تاویل حضرت ابن عباسؓ نے حضور اکرم ﷺ کے قرب وصال سے کی ہے۔(۳۲)

آثار تابعین کے ذیل میں کہ آیت : (انا انزلناه ---) کے معنی امام شعبی نے انا ابتدأنا انزال هذا القرآن بیان کیے ہیں۔(۳۳)

دوم : مسائل عقائد، مثلاً (فقال أنبئونی بأسماء آهؤلاء ...) البقرۃ : ۳۱) اس آیت کے تحت تکلیف مالایطاق کا مسئلہ زیر بحث لاکر جواز اور عدم جواز دونوں مذاہب بیان کر کے تکلیف مالا یطاق کی نفی کی ہے۔(۳۴)

اسی طرح آیت : (وأرنامناسکنا وتب علینا) (البقرۃ:۱۲۸) کے تحت عصمت انبیاء کرام علیہم السلام پر روشنی ڈالی ہے۔[۳۵]

سوم: مسائل اصول فقہ، آیت : (ماننسخ من آیة أوننسها نأت بخیر منها أومثلها...) کے تحت نسخ کو لغوی اور اصطلاحی طور پر بیان کیا ہے اور اقسام نسخ کی وضاحت کی ہے۔[۳۶]

چہارم: آیات احکام کی توضیح اور فقہی اختلافات کا ذکر، سورہ مائدہ آیت نمبر ۶ جس میں وضو اور طہارت کا ذکر ہے کے ذیل میں ابن العربی اور دیگر مفسرین، محدثین اور فقہاء سے متعلقہ احکام نقل کیے ہیں۔[۳۷] اسی طرح آیت (واذاضربتم فی الأرض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة ...) (النساء:۱۰۱) کے تحت قصر صلاۃ کے لیے مسافت کی تحدید میں ائمہ دین کا اختلاف بیان کیا ہے۔[۳۸]

پنجم: لغت اور نحوی و صرفی مسائل سے استشہاد (ذلك بأن منهم قسیسین ورهبانا) (المائدۃ:۸۲) کے ذیل میں لکھتے ہیں: قال الفخر: القس والقسیس: اسم رئیس النصاریٰ، والجمع: القسیسون و قال قطرب: القس والقسیس: العالم، بلغة الروم۔[۳۹]

قولہ تعالیٰ : (فصر هن الیك) (البقرۃ:۲۶۰) کے تحت لکھتے ہیں: ویقال ایضاً: صرت الشیء، بمعنی أملته۔[۴۰]

مسائل نحویہ کے ذیل میں رقمطراز ہیں : (لولاکلمة سبقت من ربك لکان لزاما) (طٰہٰ:۱۲۹)، لزاماً یا تو مصدر ہے یا بمعنی ملزم ہے۔[۴۱]

(حتی اذا ادارکوا فیها جمیعا) الأعراف:۳۸) اد ارکوا بمعنی تلاحقوا، اور ادّارکوا دراصل تدارکوا تھا۔ "ت" کو "د" میں ادغام کر کے ان دونوں سے پہلے ہمزہ وصل لگا دیا گیا۔[۴۲]

ششم: اسباب نزول کا بیان، اس کے لیے ملاحظہ فرمائیں سورۃ النساء کی آیت نمبر۵۸: (ان الله يأمركم أن تؤدوا الامانات إلى اهلها) (۴۳) اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۲۸: (وان امرأة خافت من بعلها نشوزا)(۴۴) اور سورۃ الاسراء کی آیت ۸۵: (ويسئلونك عن الروح...)(۴۵) کہ ان آیات اور ان کے علاوہ دیگر آیات کا مختلف مقامات پر شان نزول بیان کیا ہے۔

ہفتم: آیات میں مختلف قراء ات کا ذکر، مثلاً آیت: (فاعتزلوا النساء فی المحيض ولا تقر بوهن حتی يطهرن) (البقرۃ: ۲۲۲) میں یطھُرن کو یطّھّرن بھی پڑھا گیا ہے۔(۴۶) یطھُرن سے مراد انقطاع حیض ہے اور یطّھّرن سے مراد انقطاع دم کے بعد غسل طہارت ہے۔

یا مثلاً آیت: (فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم الى الكعبين) (المائدۃ:۶) میں أرجلكم بنصب لام پڑھا گیا ہے اور یہ وجوهکم پر معطوف ہے جس سے وجوب غسل رجلین ثابت ہوتا ہے اور اگر اسے ارجلكم بجر لام پڑھیں تو اس کی تاویل یہ ہے کہ اگر خفین پہنیں ہوں تو مسح کر لیا کرو۔ اس صورت میں یہ رؤسکم پر معطوف ہوگا۔(۴۷)

یا مثلاً آیت: (یاایها الذين آمنوا اذا نودی للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله) (الجمعۃ:۹) میں فاسعوا الى ذكر الله کی بجائے فامضوا الى ذكر الله بھی پڑھا گیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مشی الی الصلاۃ کے لیے سرعۃ واجب نہیں ہے۔(۴۸)

ہشتم: شعری استشہاد،

مثلاً (وكان الله على كل شی مقيتا) (النساء: ۸۵) یعنی قدیراً۔ اسی سے زبیر بن عبدالمطلب کا قول ہے:

وذی ضغن كففت النفس عنه (۴۹)

وكنت علىٰ اساءته مقيتا

یا مثلاً (والذین تبوؤ والدار والایمان من قبلهم) (الحشر:۹) یہاں "الایمان" فعل مقدر سے منصوب ہے ای : واعتقدوا الایمان اور یہ جملے کا جملے پر عطف ہے جیسے کہ شاعر نے کہا ہے :

علفتها تبنا وماء باردا (۵۰)

نہم : تقلیل اسرائیلیات ثعالبی اپنے تفسیر میں بہت کم اسرائیلیات کا ذکر کرتے ہیں اور ذکر کرنے کے بعد اس پر تنبیہ بھی کر دیتے ہیں۔(۵۱)

الغرض تفسیر ثعالبی "بقامت کہتر و بقیمت بہتر" کی صحیح مصداق ہے، جملہ شروط تفسیر کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی تدوین میں تقریباً ایک سو کتب سے استفادہ کیا گیا ہے، جیسا کہ مقدمہ تفسیر کے حوالے سے ہم نے صدر مقالہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ عبدالرحمٰن الثعالبی : الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن: ج۱ ص۱۹، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۶ء

۲۔ نفس کتاب ج۳ ص۵۴۰

۳۔ عمر رضا کحالۃ : معجم المولفین ج۲ ص۱۲۲، مطبع ملون موسۃ الرسالۃ بیروت و خیر الدین الزرکلی : الاعلام ج۳ ص۳۳۱، طبع دارالعلم للملایین، بیروت

۴۔ عبدالرحمٰن الثعالبی : الجواہر الحسسان فی تفسیر القرآن ج۱ ص۲۰، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۶ء

۵۔ نفس کتاب و جزء و صفحہ

۶۔ آخری ایڈیشن ۱۹۹۷ء میں مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ سے تخریج احادیث کے ساتھ دو جلدوں میں ملون چھپا ہے۔

۷۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۹۳ء میں محی الدین دیب مستوکی تحقیق کے ساتھ دار ابن کثیر دمشق سے شائع ہو چکی ہے۔

۸۔ اس کتاب کا آخری ایڈیشن دو جلدوں تخریج احادیث کے ساتھ دارالبخاری مدینہ منورہ سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔

۹۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۹۵ء میں دارالکتب العلمیہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۱۰۔ یہ کتاب ۱۹۸۷ء میں پہلی بار الدکتور یوسف عبدالرحمن المرعشلی کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں دارالمعرفۃ بیروت سے شائع ہوئی۔

۱۱۔ رد۔ الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی طبع مذکور ج ۱ ص ۵۱

۱۲۔ ایضاً ج ۱ ص ۴۴

۱۳۔ ایضاً، ص ۲۰۵

۱۴۔ ایضاً ج ۳، ص ۳۹۷

۱۵۔ ایضاً، ج ۱ ص ۱۳۳

۱۶۔ ایضاً ج ۳، ص ۱۰۸

۱۷۔ ایضاً ج ۱، ص ۱۲۰

۱۸۔ ایضاً ج ۱ ص ۹۸

۱۹۔ ایضاً، ج ۱ ص ۹۶

۲۰۔ ایضاً ج ۳ ص ۷۴

۲۱۔ ایضاً ج ۱ ص ۲۷

۲۲۔ ایضاً ج ۲ ص ۳۷۷

۲۳۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۱۰

۲۴۔ ایضاً ج ۱ ص ۲۱۴

۲۵۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۲۰

۲۶۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۸

۲۷۔ ایضاً ج ۲ ص ۲۵۳

۲۸۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۱۷

۲۹۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: تہذیب و ترتیب الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی بقلم محمد بن عمر بن سالم باز مول ص ۵۴۲، ۵۴۳، طبع دار الھجرۃ الریاض ۱۹۹۲ء

۳۰۔ الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی طبع مذکور ج ۱ ص ۶۷

۳۱۔ ایضاً ج ۲ ص ۲۷

۳۲۔ ایضاً ج ۳ ص ۵۳۱

۳۳۔ ایضاً ج ۳ ص ۵۰۶

۳۴۔ ایضاً ج ۱ ص ۶۱

۳۵۔ الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی طبع مذکور ج ۱ ص ۱۱۴

۳۶۔ ایضاً ج ۱ ص ۱۰۲، ۱۰۳

۳۷۔ ایضاً ج ۱، ص ۴۱۵، تا ۴۱۸

۳۸۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۸۱

۳۹۔ ایضاً ج ۱ ص ۴۴۷

۴۰۔ ایضاً ج ۱ ص ۲۰۳

۴۱۔ ایضاً ج ۲ ص ۳۶۴

۴۲۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۴۵

۴۳۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۹، ۳۶۰

۴۴۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۹۰، ۳۹۱

۴۵۔ ایضاً ج ۲ ص ۲۷۷

۴۶۔ ایضاً ج ۱ ص ۱۷۱

۴۷۔ ایضاً ج ۱ ص ۴۱۷

۴۸۔ ایضاً ج ۳ ص ۳۳۴

۴۹۔ ایضاً ج ۱ ص ۳۷۱، ۳۷۲

۵۰۔ ایضاً ج ۳ ص ۳۱۶

۵۱۔ ایضاً ج ۱ ص ۱۰۱